روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 16 دسمبر 2011ء 20 محرم 1433 ہجری 16 فتح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 282

صادق اور امین رسول

نجاشی کے دربار میں حضرت جعفرؓ نے اسلام سے قبل اپنی قوم کی بدکرداریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

اس حالت میں اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اپنا رسول بھیجا جس کی نجابت اور صدق اور امانت اور عفت کو ہم سب جانتے ہیں- اس نے ہمیں توحید اور سچائی اور امانت اور صلہ رحمی کی طرف بلایا اور ہم نے اسے قبول کرلیا

(مسند احمد جلد5ص290حدیث نمبر1649)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس پانچویں مرتبہ کے لئے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے............یعنی مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارے میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے ۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کا نفس اور اس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں پیروں کی قوت یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اس نے دی ہیں اور جس وقت وہ چاہے اپنی امانتوں کو واپس لے سکتا ہے۔ پس ان تمام امانتوں کا رعایت رکھنا یہ ہے کہ باریک در باریک تقویٰ کی پابندی سے خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اس کے تمام قویٰ اور جسم اور اس کے تمام قویٰ اور جوارح کو لگایا جائے اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اس کی نہیں بلکہ خدا کی ہوجائیں اور اس کی مرضی سے نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق ان تمام قویٰ اور اعضاء کا حرکت اور سکون ہو اور اس کا ارادہ کچھ بھی نہ رہے بلکہ خدا کا ارادہ ان میں کام کرے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اس کا نفس ایسا ہو جیسا کہ مردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور یہ خود رائی سے بے دخل ہو اور خدا تعالیٰ کا پورا تصرف اس کے وجود پر ہو جائے یہاں تک کہ اسی سے دیکھے اور اسی سے سنے اور اسی سے بولے اور اسی سے حرکت یا سکون کرے۔ اور نفس کی دقیق در دقیق آلائشیں جو کسی خوردبین سے بھی نظر نہیں آسکتیں دور ہو کر فقط روح رہ جائے۔ غرض مہیمنت خدا کی اس پر احاطہ کرلے اور اپنے وجود سے اس کو کھودے اور اس کی حکومت اپنے وجود پر کچھ نہ رہے اور سب حکومت خدا کی ہوجائے اور نفسانی جوش سب مفقود ہوجائیں اور الوہیت کے ارادے اس کے وجود میں جوش زن ہوجائیں۔ پہلی حکومت بالکل اٹھ جائے اور دوسری حکومت دل میں قائم ہو اور نفسانیت کا گھر ویران ہو اور اس جگہ پر حضرت عزّت کے خیمے لگائے جائیں اور ہیبت اور جبروت الٰہی تمام ان پودوں کو جن کی آب پاشی گندے چشمۂ نفس سے ہوتی تھی اس پلید جگہ سے اکھیڑ کر رضا جوئی حضرتِ عزّت کی پاک زمین میں لگادیے جائیں۔ اور تمام آرزوئیں اور تمام ارادے اور تمام خواہشیں خدا میں ہوجائیں اور نفس امّارہ کی تمام عمارتیں منہدم کر کے خاک میں ملادی جائیں اور ایک ایسا پاک محل تقدس اور تطہّر کا دل میں تیار کیا جاوے جس میں حضرت عزّت نازل ہو سکے اور اس کی روح اس میں آباد ہو سکے اس قدر تکمیل کے بعد کہا جائے گا کہ وہ امانتیں جو منعم حقیقی نے انسان کو دی تھیں وہ واپس کی گئیں۔ تب ایسے شخص پر یہ آیت صادق آئے گی والذین ھم لامانا تھم .... ۔اس درجہ پر صرف ایک قالب تیار ہوتا ہے اور تجلّی الٰہی کی روح جس سے مراد محبت ذاتیہ حضرت عزّت ہے بعد اس کے مع روح القدس ایسے مومن کے اندر داخل ہوتی اور نئی حیات اس کو بخشتی ہے اور ایک نئی قوت اس کو عطا کی جاتی ہے اور اگرچہ یہ سب کچھ روح کے اثر سے ہی ہوتا ہے لیکن ہنوز روح مومن سے صرف ایک تعلق رکھتی ہے اور ابھی مومن کے دل کے اندر آباد نہیں ہوتی۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد21صفحہ239)

وقف جدید کیلئے مالی قربانی

حضرت مصلح موعود وقف جدید کے متعلق فرماتے ہیں۔

''میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور کوشش کریں ....کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے۔''

(خطبات وقف جدید صفحہ 83)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے مطابق اپنی انتہائی توفیق اور استطاعت کے مطابق وقف جدید کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کی کوشش کریں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

مقابلہ مقالہ نویسی 2011-12

(زیر اہتمام مجلس انصاراللہ پاکستان)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی یادگار کے طور پر مجلس انصاراللہ پاکستان تمام ذیلی تنظیموں کے مابین مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کرواتی ہے اور گراں قدر انعامات پیش کئے جاتے ہیں۔ سال 2011-12 کے عناوین درج ذیل ہیں۔

برائے انصاراللہ:
پیش گوئی حضرت مصلح موعود کے دائمی اثرات

برائے خدام الاحمدیہ: خلفاء سلسلہ کی تحریکات

برائے اطفال الاحمدیہ: ایفائے عہد

برائے لجنہ اماء اللہ: پردہ کی اہمیت وافادیت

برائے ناصرات الاحمدیہ:
دینی تعلیم کی اہمیت وبرکات

مقالہ جات جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2012ء ہے۔ براہ کرم زیادہ سے زیادہ افراد کو اس مقابلے میں شریک ہو کر حضرت سلطان القلم کے معاون بننے کی طرف خصوصی توجہ دلائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

20 دسمبر 2011ء

1:35 am	لقاءمع العرب
2:40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
3:10 am	گلشن وقف نو
4:15 am	جلسہ سالانہ یوکے
5:05 am	ریئل ٹاک
6:10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:25 am	تلاوت قرآن کریم
6:40 am	درس ملفوظات
7:00 am	یسرناالقرآن
7:30 am	لقاءمع العرب
8:45 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:15 am	فرنچ پروگرام
10:20 am	درس حدیث
10:50 am	جلسہ سالانہ قادیان
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم
12:30 pm	ان سائیٹ
12:40 pm	ایم۔ٹی۔اے۔ورائٹی
1:05 pm	یسرناالقرآن
1:35 pm	گلشن وقف نو
2:40 pm	سوال وجواب
4:00 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	سندھی سروس
6:20 pm	تلاوت اوردرس ملفوظات
6:45 pm	زندہ لوگ
7:20 pm	ان سائیٹ
7:30 pm	بنگلہ سروس
8:35 pm	جلسہ سالانہ یوکے
9:05 pm	یسرناالقرآن
9:35 pm	تاریخی حقائق
10:25 pm	راہ ھدیٰ

21 دسمبر 2011ء

12:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کانور)
1:30 am	عربی سروس
2:35 am	ان سائیٹ
3:00 am	گلشن وقف نو
4:15 am	جلسہ سالانہ یوکے
5:05 am	ریئل ٹاک
6:10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:25 am	تلاوت قرآن کریم
6:40 am	درس ملفوظات
7:00 am	یسرناالقرآن
7:30 am	لقاءمع العرب
8:30 am	عربی سیکھئے
9:30 am	ایم۔ٹی۔اے۔ورائٹی
9:55 am	سوال وجواب
10:55 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم اوردعائے مستجاب
12:45 pm	یسرناالقرآن
1:10 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
1:45 pm	گلشن وقف نو
3:00 pm	سوال وجواب
3:45 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
5:55 pm	زندہ لوگ
6:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مارچ 2006ء
7:50 pm	بنگلہ سروس
10:00 pm	دعائے مستجاب
10:55 pm	فقہی مسائل
11:30 pm	دعائے مستجاب

22 دسمبر 2011ء

12:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12:20 am	حضورانورکاخطاب برموقع جلسہ سالانہ
1:25 am	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
1:45 am	دعائے مستجاب
2:10 am	ریئل ٹاک
3:15 am	فقہی مسائل
3:50 am	گلشن وقف نو
5:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مارچ 2006ء
6:15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:35 am	تلاوت قرآن کریم
6:50 am	درس حدیث
7:00 am	لقاءمع العرب
8:00 am	فقہی مسائل
8:35 am	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
9:15 am	دعائے مستجاب
9:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مارچ 2006ء
11:05 am	حضورانورکاخطاب برموقع جلسہ سالانہ
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم
12:20 pm	Beocon of Truth (سچائی کانور)
1:15 pm	یسرناالقرآن
1:40 pm	خلافت کا سفر
2:05 pm	فیتھ میٹرز
3:15 pm	سیرت النبی ﷺ
4:00 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	پشتو سروس
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:20 pm	زندہ لوگ
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	ترجمۃ القرآن
9:25 pm	سیرت النبی ﷺ
10:15 pm	خلافت کا سفر
10:40 pm	یسرناالقرآن

جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے

زندگی بھر کی اذیت سے کڑا تھا وہ دن
جب مری روح کا ہر زخم چھلک اُٹھا تھا
دکھ تو پہلے بھی بہت جھیلے تھے، اس روز مگر
شعلۂ غم تھا کہ رگ رگ میں بھڑک اُٹھا تھا

صحنِ معبد میں یہ کیا جنگ و جدل کا منظر
کہیں گرنیڈ کے ٹکڑے، کہیں بارُود کی بُو
صف بہ صف فرشِ عبادت پہ تڑپتے ہوئے لوگ
اور رگِ جاں سے ٹپکتا ہوا معصوم لہو

دستِ قاتل سے لپکتے ہوئے شعلے نکلے
سرد ہوتی ہوئی لاشوں کے جو انبار لگے
سینے بھی چھلنی ہوئے، قلب و جگر چھید ہوئے
ورد کرتے ہوئے کلمے کا پرستار گرے

وہ جو معصوم نہتے بھی تھے۔ محصور بھی تھے
لبِ محراب جو تڑپا تو تڑپتا ہی رہا
آگ اُگلتی رہی بندوق، اُگلتی ہی رہی
خون زخموں سے جو بہتا تھا وہ بہتا ہی رہا

یوں رگ جان سے چھلکا در و دیوار پہ خوں
کسی پوشاک پہ چھینٹے، کسی دستار پہ خوں
عہدِ جمہور پہ اک حرفِ ملامت ٹھہرا
کسی پیشانی سے بہتا لب و رخسار پہ خوں

کبر شاہوں کا اُٹھائے ہوئے سر ڈولتا ہے
جب کوئی خاک میں آنکھوں کے گہر رولتا ہے
"لب خاموش کی خاطر وہی لب کھولتا ہے
جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے"

ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت مسیح موعود کے فرزند ارجمند

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا ذکر خیر

مکرم چوہدری رشیدالدین صاحب

(قسط اول)

اکتوبر 1957ء کی یہ ایک خوشگوار سہ پہر تھی کہ شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد جامعۃ المبشرین سے فارغ ہونے والے ہم چند طالبعلم نظارت اصلاح وارشاد میں آکر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر) کی خدمت میں برائے رپورٹ حاضر ہوئے۔آپ نے ایک دلآویز مسکراہٹ کے ساتھ ہم سب سے مصافحہ کیا اور بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔پھر بخاری شریف منگوائی اور ہمیں باری باری ایک حدیث پڑھنے اور اس کا ترجمہ سنانے کا حکم ہوا۔مختصر گفتگو اور تعارف حاصل کرنے کے بعد آپ نے باقی احباب کو تو مختلف نظارتوں میں بھجوادیا تاکہ وہ میدان عمل میں جانے سے قبل صدرانجمن احمدیہ کی نظارتوں کے نظام، کام اور طریق کار سے واقفیت حاصل کرلیں۔خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ کل سے آپ دفتر میں آکر میرے ساتھ کام کیا کریں اس طرح مجھے قریباً ایک سال تک حضرت مسیح موعود کے اس عالی مرتبہ، رحمت الٰہی سے معطر فرزند کے قریب رہ کر آپ کی شفقت اور احسان کا مورد بننے کا موقع نصیب ہوگیا۔ اس عرصہ میں آپ کی طرف سے لطف واحسان کا جو سلسلہ شروع ہوا وہ آپ کے حین حیات خاکسار کی پہلے کراچی میں اور پھر کوئٹہ میں تقرری کے دوران بھی جاری رہا۔

دفتر میں آپ کے کام کا طریق کار یہ تھا کہ صبح وقت پر تشریف لاکر ڈاک وغیرہ ملاحظہ فرماتے اور حسب ضرورت احکام صادر فرماتے۔جو چٹھیاں جواباً لکھوانی ہوتیں وہ مجھے املاء کرواتے۔ اس دوران آنے والے احباب کو شرف ملاقات بھی بخشتے۔جب اس دن کا پیش کردہ کام ختم ہوجاتا تو مجھے ارشاد ہوتا کہ اخبار پاکستان ٹائمز اور کتاب (پہلے سے معین شدہ) لے کر آپ کے ساتھ چلوں۔ ہم گولبازار سے گزر کر ریلوے لائن کے ساتھ چلتے چلتے دریائے چناب کے قریب پہنچ جاتے۔ چلنے کے دوران آپ اخبار یا کتاب مسلسل سنتے جاتے۔ پھر عام طور پر اسی راستہ سے واپس دفتر آجاتے۔ تاہم کبھی کبھی آپ محترم خلیفہ صلاح الدین صاحب سے ملاقات کے لئے محلّہ دارالیمن کا رستہ اختیار فرماتے۔ان کے مکان پر دس پندرہ منٹ ٹھہر کر سرگودھا روڈ پر چلتے ہوئے دفتر میں تشریف لے آتے۔ یا اگر زیادہ دیر ہوگئی ہوتی تو سیدھے گھر کو چلے جاتے۔دفتر میں آپ لمبا وقت بیٹھ نہیں سکتے تھے۔اس کا موجب آپ کی تکلیف دہ بیماری تھی۔آپ کو اعصابی دردوں کا عارضہ تھا جو بے چین کئے رکھتا۔جن دنوں ان کا دورہ تیز ہوتا وہ دن بڑے کرب اور دکھ میں گزرتے۔آپ کی عمر کے آخری بیس اکیس سال اسی طرح تکلیف میں بسر ہوئے۔وفات سے تین سال قبل دل کا عارضہ بھی لاحق ہوگیا۔ان تکلیفوں کے باوجود آپ کے چہرہ پر دلفریب مسکراہٹ ہمیشہ قائم رہتی اور ملاقات کرنے والوں کو آپ کی طبیعت ہشاش بشاش محسوس ہوتی۔آپ اپنے دکھ اور آزار کا اظہار نہ ہونے دیتے۔اس تکلیف میں چلنے پھرنے سے افاقہ ہوتا اس لئے آپ خاصہ وقت چلتے ہوئے گزارتے۔تاہم دفتر کا کام ہر روز پورا کرتے۔ اگر کوئی معاملہ یا فائل لمبی ہوتی تو وہ بھی چلتے ہوئے یا گھر پہنچ کر سن لیتے۔ دفتر یا سیر سے فارغ ہوکر اپنے گھر تک مجھے ساتھ لے جاتے۔آپ کی رہائش اس مکان میں تھی جس میں اب محترم میر مسعود احمد صاحب کے اہل وعیال رہتے ہیں۔ان دنوں یہ ایک سادہ سا مکان تھا۔برآمدہ میں ایک کھرّی سی چارپائی اور ایک کرسی (لکڑی کی سیٹ والی) پڑی ہوتی تھی۔جب ہم وہاں پہنچتے تو آپ نڈھال اور تھکے ہوئے شخص کی طرح اس چارپائی پر لیٹ جاتے۔اگر تکیہ موجود نہ ہوتا تو اندر سے طلب نہ فرماتے بلکہ اپنا بازو سر کے نیچے رکھ لیتے۔میں کرسی پر بیٹھ جاتا اور حسب ارشاد کوئی کتاب، اخبار یا فائل سنانی شروع کردیتا۔آخر کچھ دیر بعد پنجابی زبان میں شفقت بھرے انداز میں فرماتے ”توں ہن جا“ اور خاکسار حضرت مسیح پاک کے اس دلارے فرزند اور درویش صفت بادشاہ کو اپنے جسم ناتواں میں کئی قسم کے درد و کرب سمیٹے (پٹھے کی) اس کھردری چارپائی پر محو استراحت چھوڑ کر رنجور دل کے ساتھ اپنے گھر کو روانہ ہوجاتا۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب، حضرت مسیح موعود کی مبشر اولاد اور ان کے پانچ تن میں سے تھے جنہیں حضور نے اپنے خاندان کی بنیاد قرار دیا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

حضرت مسیح موعود کو 1894ء میں مولوی عبدالحق غزنوی کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے اپنی نصرت اور تائید کے طور پر بشارت دی کہ آپ کو ایک فرزند عطا کیا جائے گا۔چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:

”ہمیں خدا تعالیٰ نے عبدالحق کی یاوہ گوئی کے جواب میں بشارت دی تھی کہ تجھے ایک لڑکا دیا جائے گا جیسا کہ ہم اسی رسالہ ”انوارالاسلام“ میں اس بشارت کو شائع بھی کرچکے ہیں۔سو الحمد للہ والمنۃ کہ اس الہام کے مطابق 27 ذیقعدہ 1312ھ میں مطابق 24 مئی 1895ء میرے گھر لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شریف احمد رکھا گیا“۔

(ضیاء الحق۔روحانی خزائن جلد9، صفحہ 323)

پس آپ کا تولد بھی خدا تعالیٰ کا ایک خاص نشان تھا کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کی ایک پیشگوئی پوری ہوئی جو مخالفین کے مقابل پر حضرت مسیح موعود کی فتح اور صداقت ثابت کرنے کا موجب بنی۔ اس کے علاوہ آپ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے کئی اور بشارتیں بھی حضرت مسیح موعود کو دیں جو اپنے وقت میں پوری ہوئیں۔آپ کی پیدائش کے موقع پر بھی حضور نے ایک مبشر رؤیا دیکھا۔حضور فرماتے ہیں:۔

”جب یہ پیدا ہوا تو اس وقت عالم کشف میں آسمان پر ایک ستارہ دیکھا تھا جس پر لکھا تھا ”معمرّ الله“۔ (تذکرہ۔ص227)

معمر اللہ کے معنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر پانے والا۔گویا اللہ تعالیٰ غیر معمولی حالات میں آپ کو خاص طور پر عمر دے گا۔اس طرح ایک اور الہام میں جو 28 مئی 1907ء میں ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلاف توقع عمر دینے کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں الہامات ہوئے:

عمّرہ اللّٰہ ......

ترجمہ: اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر عمر دے گا۔

یہ الہام اس کی خطرناک بیماری کی حالت میں ہوا۔

امّرہ اللّٰہ ......

ترجمہ: اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کریگا“۔ (تذکرہ۔صفحہ 609)

چنانچہ آپ کی زندگی میں بیماری وغیرہ کے کئی ایسے واقعات پیش آئے کہ بظاہر آخری وقت معلوم ہوتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے آپ کو شفا عطا فرمائی اور عمر کو بڑھا دیا۔ایسے میں ایک واقعہ کا حضرت مسیح موعود نے خود ذکر فرمایا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

”طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بے ہوش ہوگیا اور بے ہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا۔مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا ان دنوں میں جو طاعون کا زور ہے فوت ہوگیا تو دشمن اس تپ کو طاعون ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس پاک وحی کی تکذیب کریں گے کہ جو اس نے فرمایا ہے۔

انی احافظ...... یعنی میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔اس خیال سے میرے دل پر وہ صدمہ وارد ہوا کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔قریباً رات کے بارہ بجے کا وقت تھا کہ جب لڑکے کی حالت ابتر ہوگئی اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ معمولی تپ نہیں۔یہ اور ہی بلا ہے۔تب میں کیا بیان کروں کہ میرے دل کی کیا حالت تھی کہ خدانخواستہ اگر لڑکا فوت ہوگیا تو ظالم طبع لوگوں کو حق پوشی کے لئے بہت کچھ سامان ہاتھ آجائے گا۔اسی حالت میں میں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہوگیا اور معاً کھڑا ہونے کے ساتھ ہی مجھے وہ حالت میسر آگئی جو استجابت دعا کے لئے ایک کھلی کھلی نشانی ہے اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابھی میں شاید تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ میرے پر کشفی حالت طاری ہوگئی اور میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے۔تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا ہے اور پانی مانگتا ہے اور میں چار رکعت پوری کرچکا تھا۔فی الفور اس کو پانی دیا اور بدن پر ہاتھ لگا کر دیکھا کہ تپ کا نام ونشان نہیں اور ہذیان اور بیتابی اور بیہوشی بالکل دور ہوچکی تھی اور لڑکے کی حالت تندرستی کی تھی۔ مجھے اس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الٰہی طاقتوں اور دعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا“۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد22 صفحہ 87-88)

پس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی صحت بچپن سے ہی کمزور تھی اور آپ کو ایسی بیماریوں سے واسطہ پڑتا رہا جن کی وجہ سے بظاہر حالات یہ توقع نہیں ہوسکتی تھی کہ وہ 67,66 سال عمر پاجائیں گے۔یہ اللہ تعالیٰ ہی تھا جو اپنے وعدہ کے مطابق انہیں بار بار موت کے منہ سے بچاتا رہا اور آپ کو 67 سال کی عمر تک پہنچا دیا۔یاد رہے کہ الہامات میں غیر معمولی حالات میں امید اور توقع سے بڑھ کر عمر پانے کا ذکر ہے اور یہ بات بڑی

شان سے پوری ہوئی اور خدا تعالیٰ کا ایک زندہ نشان ثابت ہوئی۔

خلاف توقع عمر دینے والے الہام کے ساتھ ہی دوسرا الہام ہے۔

''امرہ اللّٰہ ......''

اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے ''اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا''۔ (تذکرہ،صفحہ 609)

حضور کے اس ترجمہ سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غیر معمولی حالات میں اور خلاف توقع حضرت صاحبزادہ صاحب کو دولت عطا کرے گا۔ گویا آپ کی زندگی میں امید سے بڑھ کر یسر اور دولت مندی کے دور بھی آئیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی یہ بات بھی شان سے پوری ہوئی۔ جنگ عظیم ثانی کے وقت آپ نے سپلائی کا جو کام کیا اس میں آپ کو بہت زیادہ فائدہ ہوا اور غیر معمولی طور پر دولت ہاتھ آئی۔ پھر قادیان میں کارخانہ جاری کرنا اور امید سے بڑھ کر کامیابی بھی دولت کا ذریعہ بنی۔

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں ایک اور کشف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''چند سال ہوئے ایک دفعہ ہم نے عالم کشف میں اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں''۔

(تذکرہ،صفحہ 406)

کسی کو اپنی جگہ بٹھانے کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ جو شخص وہ کام کر رہا ہے وہ بند نہ ہو جائے بلکہ نیا بیٹھنے والا پہلے شخص کی نیابت اور پیروی میں وہ کام جاری رکھے اور اس کے ذریعہ اصل شخص کا فیض لوگوں تک پہنچتا رہے۔ حضرت مسیح موعود کے کام رشد و ہدایت پھیلانا، تعلیم و تربیت کرنا، دین حق کے غلبہ کے لئے کوشش کرنا اور راستی کا قیام ہی تھے۔ حضور کے اس کشف میں دراصل حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی سیرت کے اس پہلو کی طرف اشارہ تھا کہ آپ کی زندگی حضرت مسیح موعود کے جاری فرمودہ کاموں کے سرانجام دینے میں گزرے گی۔ چنانچہ آپ کی عمر کا اکثر حصہ نظام سلسلہ کے ماتحت نظارت تعلیم و تربیت اور نظارت اصلاح وارشاد کے ناظر کے طور پر کام کرتے ہوئے بسر ہوا۔ پس حضور کا یہ کشف ابتداءً آپ ہی کے ذریعہ باحسن پورا ہوا۔

پھر یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ کسی شخص کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی بات پیشگوئی کے رنگ میں بیان کی جاتی ہے تو بعض اوقات وہ بات اس کی اولاد کے ذریعہ سے پوری ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے ان کشوف میں بیان کردہ بعض باتیں آپ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ذریعہ نمایاں طور پر پوری ہوئیں اور بعض آپ کے عالی مقام پوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ پوری ہو رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی جگہ پر بیٹھنے والے اور آپ کی قائم مقامی اور جانشینی کرنے والے اصل وجود تو آپ کے خلفاء ہی ہیں۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا کتنا عظیم نشان ہے کہ یہ کشف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں لفظاً پورا ہو رہا ہے اور ہمارے ایمان کو تازہ کر رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی جگہ پر صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹھنے کا ذکر حضور کے ایک اور رویاء میں بھی ملتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے اور ایک چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں مثل جھیوروں کی بہنگھی کے۔ میں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر کسی نے میاں شریف احمد صاحب کو اس میں بٹھا دیا اور اس کو چکر دینا شروع کر دیا۔ اتنے میں گھڑی گر گئی اور اس جگہ قریب ہی گری ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو تلاش کرو۔ ایسا نہ ہو کہ محمد حسین نالش کر دے۔

فرمایا کہ خیال گزرتا ہے کہ شاید گھڑی سے مراد وہ ساعت ہے جو زلزلہ کی ساعت ہے جو معلوم نہیں۔ واللہ اعلم اور وہ رحمت کی ساعت ہے یعنی یہ ساعت ہمارے واسطے رحمت الٰہی کا موجب ہوگی''۔ (تذکرہ صفحہ 465)

اس جگہ بھی صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا حضور کی جگہ پر بٹھایا جانا اور قائم مقامی کرنا آپ کے پوتے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باوجود سے پورا ہو رہا ہے۔

اس رویا سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زمانہ آزمائشوں، مشکلات، زلازل، سیلابوں اور طوفانوں کے ظہور کا دور ہے لیکن انجام کار یہ دور جماعت کے لئے آسمانی رحمتوں اور برکتوں کا موجب بن جائے گا کیونکہ آخری فقرہ میں حضور فرماتے ہیں کہ یہ ساعت ہمارے واسطے رحمت الٰہی کا موجب ہوگی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے ایک رویا بھی دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ بادشاہ آیا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

''شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ **وہ بادشاہ آیا**۔ دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ فرمایا قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کرے''۔ (تذکرہ،584)

خواب میں پگڑی دیکھنا بڑی مبارک بات ہے اور عزت اور مرتبہ حاصل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اس رویاء کا ایک حصہ آپ کے قاضی بننے کی پیش خبری ہے۔ یہ حصہ تو لفظاً اور مفہوماً دونوں طرح پورا ہوا۔ آپ نظام سلسلہ کے ماتحت ایک دفعہ قاضی بھی مقرر ہوئے تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے تحریر فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور بھی قاضی تھے۔ دونوں نے کئی کیس اکٹھے سنے۔ مکرم شیخ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت میاں صاحب کو نہایت صائب الرائے پایا۔ آپ بہت جلد حقیقت کو پا لیتے تھے اور پھر اپنی رائے پر مضبوطی سے قائم ہو جاتے تھے۔ غلط نرمی اور سختی سے پوری طرح بچ کر انصاف کے ترازو کو کما حقہ قائم رکھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود نے اس رویا کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

''قاضی وہ ہوتا ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کر دے''۔

یہ کام تو حضرت صاحبزادہ صاحب ساری عمر بڑی کامیابی سے کرتے رہے۔ پس لفظاً اور مفہوماً دونوں لحاظ سے آپ کا قاضی بننا ثابت ہے۔

وہ بادشاہ آیا کے بارہ میں ہر وہ شخص گواہی دے سکتا ہے جس کو آپ سے واسطہ پڑا ہو یا اس نے آپ کو قریب سے دیکھا ہو۔ آپ پورے طور پر شاہانہ مزاج کے مالک تھے۔ خرچ کرتے یا خیرات کرتے وقت آپ یہ نہیں سوچتے تھے کہ میرے پاس کچھ باقی بچتا بھی ہے کہ نہیں۔ خود خاکسار نے دیکھا ہے کہ گول بازار ربوہ میں سے گزرتے یا راہ چلتے کوئی محتاج یا سوالی سامنے آجاتا تو آپ فوراً جیب میں ہاتھ ڈالتے اور پانچ دس یا بیس روپے جو ہاتھ میں آتا اسے عنایت فرما دیتے اور ایسے بھی کئی مرتبہ دیکھا کہ ہاتھ میں سو روپے کا نوٹ آگیا ہے تو وہی اسے تھما دیا اور لینے والا پریشان ہوگیا کہ یہ حقیقت ہے یا خواب دیکھ رہا ہوں کیونکہ اس وقت روپے کی بہت قیمت تھی۔ ساٹھ ستر روپے تو کارکن کی تنخواہ ہوتی تھی۔ مجھے یاد ہے ان دنوں حکومت پاکستان نے سرخ رنگ کے سو روپے کے نئے نوٹ جاری کئے تھے جو نمایاں نظر آتے تھے۔ لینے والا کبھی نوٹ دیکھتا اور کبھی حضرت میاں صاحب کے چہرہ پر نظر ڈالتا حیران کھڑا رہ جاتا اور آپ خاموشی سے آگے روانہ ہو جاتے۔

پھر آپ کا شاہانہ مزاج صرف داد و دہش تک محدود نہ تھا بلکہ دیگر امور میں بھی اس کا اظہار ہوتا تھا۔ میرا اپنا واقعہ ہے کہ جنوری 1960ء میں میری شادی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ مجھے رخصت کی ضرورت تھی لیکن مجھے استحقاق حاصل نہ تھا میں پریشان تھا کہ کیا کیا جائے۔ ایک دن میں نے اپنی اس مشکل کا حضرت میاں صاحب سے ذکر کر دیا۔ آپ نے قدرے تامل کے بعد فرمایا تمہیں کتنی رخصت درکار ہے۔ وہ وقت بھی عجیب تھا۔ میں نے کہہ دیا کہ دو اڑھائی ماہ تو لگ جائیں گے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا اچھا جاؤ اور شادی کرو لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ جب تمہیں استحقاق حاصل ہو جائے تو اڑھائی ماہ کی رخصت آپ نہ لیں۔ اب یہ فیصلہ یا بخشش شاہی مزاج کا مالک ایک بلند مرتبہ شخص ہی کر سکتا ہے۔ یہ ایک عام افسر کے بس کی بات نہ تھی۔ پھر آپ کی روحانی توجہ ملاحظہ فرمائیں کہ آپ کے اس ارشاد کا مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ میں نے تقریباً پچاس سالہ سروس میں بہت کم رخصت لی۔ میرا اندازہ ہے کہ جس حق رخصت سے میں نے فائدہ نہیں اٹھایا وہ اس اڑھائی ماہ کے مقابل پر اڑھائی سال سے بھی زیادہ ہوگی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کے یہ الہامات جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے دراصل آپ کی زندگی کے طریق کار اور نہج کے اظہار کیلئے تھے۔ یہ آپ کی حیات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال رہے تھے یا کہہ سکتے ہیں کہ یہ مکاشفات آپ کی سیرت کے بعض اہم پہلو اجاگر اور واضح کرنے کے لئے تھے۔ گویا آپ کی اور کسی حد تک آپ کی اولاد میں سے بعض افراد کی زندگی اور کردار کا ایک پروگرام تھا جو ان رؤیا و کشوف میں پیش کیا گیا تھا۔ چنانچہ آپ کی ساری عمر اسی پروگرام کے مطابق بسر ہوئی۔ آپ بیماری اور مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی اطاعت اور پیروی میں آپ کے جاری فرمودہ کاموں میں ہمہ تن مصروف رہے۔ عدل وانصاف کرنے کی اعلیٰ روایت قائم کی۔ غرباء اور فقراء کی فراخ دل اور کھلے ہاتھ سے مدد کو اپنا شعار بنایا۔ عسر و یسر میں اپنے شاہانہ مزاج کو ہمیشہ قائم رکھا اور اپنی داد و دہش کے راستہ میں کسی پتھر کو روک نہ بننے دیا۔ ان اوصاف کریمانہ کے ساتھ ہی اپنی ذاتی زندگی سادگی اور نہایت انکسار کے ساتھ بسر کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت جزائے خیر دے اور آپ کے درجات بلند سے بلند کرتا جائے۔ آمین

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اللہ تعالیٰ کی بشارت کے مطابق 24 مئی 1895ء کو پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود کے زیر سایہ اور خدیجہ صفات والدہ کی مقدس گود میں پرورش پائی۔ تعلیم کے سلسلہ میں سب سے پہلے کلام پاک کی طرف توجہ ہوئی۔ سات سال کی عمر میں قرآن مجید پڑھ لیا۔ حضرت مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں: ؎

شریف احمد کو بھی یہ پھل کھلایا
کہ اس کو تو نے خود فرقاں سکھایا
یہ چھوٹی عمر پر جب آزمایا
کلام حق کو ہے فرفر سنایا
برس میں ساتویں جب پیر آیا
تو سر پر تاج قرآں کا سجایا

حضور کے فرمان کے مطابق قرآن مجید کا علم آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر عطا ہوا تھا جس کا اظہار وقت پر ہوتا رہا۔ ظاہری تعلیم کے لحاظ سے آپ نے التزام کے ساتھ سکول یا کالج کی کچھ زیادہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے درسوں میں شامل ہوتے رہے اور آپ سے فیض حاصل کیا۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور کی خاص توجہ آپ کو حاصل تھی۔ حضرت منشی نور محمد صاحب کی طرف سے یہ روایت منسوب ہے کہ ہم سترہ اٹھارہ آدمی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی مجلس علم وعرفان میں بیٹھے تھے کہ آپ پر خاص حالت طاری ہوئی۔ ایسے وقت میں آپ کے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی اور چہرہ سرخ ہو جاتا تھا۔ اس سے ہم سمجھ جاتے تھے کہ خلیفہ اوّل اب کسی اور دنیا میں مشغول ہیں۔ اس وقت حضور نے فرمایا دیکھو تمام لوگ مجلس میں موجود ہیں عرض کیا گیا کہ میاں شریف احمد صاحب ابھی اٹھ کر باہر گئے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ انہیں فوراً بلائیں۔ آپ اسی حالت میں انتظار میں رہے۔ جب میاں صاحب واپس تشریف لائے تو حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور بہت تضرع سے دعا کی۔ دعا سے فارغ ہو کر حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی تھی کہ اس وقت مجلس میں شامل لوگ جنتی ہوں گے اس لئے میں نے چاہا کہ ہماری اس مجلس کا کوئی ساتھی اس وقت باہر نہ رہ جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے علمی فیض حاصل کرنے کے علاوہ قادیان میں جو پہلی مربیان کی کلاس جاری ہوئی اس میں آپ شامل ہوئے۔ اس کلاس میں مولانا جلال الدین شمس صاحب، مولانا غلام احمد بدوملہی صاحب اور مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا آپ کے ساتھ تھے۔ بیرون ملک آپ نے جامعہ ازہر مصر میں چھ ماہ تک تعلیم حاصل کی۔ انگریزی زبان کے سلسلہ میں آپ نے یورپ کے دورہ سے فائدہ اٹھایا۔ ظاہری تعلیم تو یہی تھی اور یہ بھی لگاتار یا التزام کے ساتھ نہیں بلکہ جب کبھی موقع مل گیا فائدہ اٹھا لیا لیکن آپ کے تبحر علمی کو دیکھ کر احساس ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر آپ کو دینی و دنیوی علوم سے نوازا تھا قرآن مجید، حدیث اور علم کلام سے آپ کو خاص لگاؤ تھا۔ کئی دفعہ آپ نے رمضان کے دوران بیت مبارک میں بخاری شریف کا درس دیا۔ علمی نکات کے علاوہ سامعین ایک خاص روحانی اثر بھی محسوس کرتے تھے۔ غرض آپ ایک جلیل القدر عالم تھے۔ دنیوی علوم کے لحاظ سے آپ کو تاریخ سے دلچسپی تھی۔ فوج اور صنعت وحرفت کے علوم پر دسترس حاصل تھی۔ قادیان میں آپ نے ایک کارخانہ بھی جاری کیا تھا جو بڑا کامیاب تھا۔ کچھ نئی مصنوعات بھی تیار کیں تھیں جو بڑی مقبول ہوئیں لیکن تقسیم ملک کی وجہ سے وہ سب ختم ہو گیا۔ اگر وہ کام جاری رہتا تو اب تک کہیں کا کہیں پہنچ چکا ہوتا۔

آپ انگریزی اور عربی زبانوں میں بھی خاص قابلیت رکھتے تھے۔ میں نے بی۔اے کر رکھا تھا لیکن جب میں آپ کو انگریزی اخبار سناتا تھا تو اکثر میری اصلاح فرماتے۔ جب بھی کوئی لفظ غلط پڑھتا تو فوراً درستی کرتے اور فرماتے کہ اس لفظ کو اس طرح پڑھتے ہیں۔ ایک اور بات جو اس دوران خاکسار نے نوٹ کی وہ یہ تھی کہ آپ بیک وقت دو اشخاص کی طرف توجہ دے سکتے تھے۔ دونوں کی باتیں اچھی طرح سنتے، سمجھتے اور بوقت ضرورت جواب دیتے تھے۔ میں جب چلتے ہوئے آپ کو اخبار سناتا تو کئی دفعہ رستہ میں کوئی شخص آپ سے ملتا اور باتیں کرنی شروع کر دیتا۔ میں اس خیال سے کہ آپ کی توجہ اس کی طرف ہے اخبار پڑھنا بند کر دیتا لیکن آپ فرماتے کہ تم پڑھتے جاؤ میں اس کی باتیں اور اخبار دونوں بخوبی سن سکتا ہوں۔ مجھے خیال ہوا کہ دو طرف کیسے پوری توجہ ہو سکتی ہے۔ ایک دن میں نے آزمانے کے لئے وقفہ وقفہ سے چند الفاظ غلط پڑھے۔ حضرت میاں صاحب نے ہر دفعہ مجھے ٹوکا اور اصلاح فرمائی۔ میں حیران رہ گیا اس کے بعد کسی شخص کی ملاقات اور باتیں کرتے وقت میں خاموش نہ رہتا اور بدستور اخبار یا کتاب پڑھتا جاتا۔ یہ آپ کی غیر معمولی ذہانت اور کمال تھا جو میں نے ملاحظہ کیا۔

بعض اوقات آپ کوئی کتاب مجھے عنایت فرماتے یا یہ ارشاد ہوتا کہ فلاں کتاب لائبریری سے حاصل کر کے اسے توجہ سے پڑھو اور اس کا خلاصہ نوٹ بک میں درج کر کے مجھے سناؤ۔ ان میں سے اکثر کتب شیعہ مذہب سے متعلق ہوتی تھیں۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ آپ کو شیعہ مذہب سے اتنی دلچسپی کیوں ہے؟ فرمایا کہ تمہیں علم نہیں کہ میرے سسرال والے سارے شیعہ ہیں۔ (حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی شادی حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی صاحبزادی بوزینب بیگم سے ہوئی تھی۔ یہاں حضرت میاں صاحب نے جو سسرال کا ذکر کیا ہے اس سے مراد حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بھائی اور دیگر رشتہ دار اور عزیز تھے جو شیعہ تھے) جب بھی میں ان کے ہاں جاتا ہوں یا ویسے کہیں ملاقات ہو جاتی ہے تو مجھے ان سے بحث کرنی پڑتی ہے اس لئے ان کی کتب کا مطالعہ یا سماعت میری ضرورت ہے۔ علوم کے سلسلہ میں ان کو تعبیر الرؤیا کے علم سے بھی دلچسپی تھی اور اس بارہ میں آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ جن لوگوں کو اس بات کا علم تھا وہ آپ سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

ایک دن ہم بازار سے گزر رہے تھے کہ فرمایا میرا جوتا مرمت ہونے والا ہے کس سے مرمت کروائیں؟ وہاں سڑک کے ساتھ بیٹھا ایک موچی یہ کام کرتا تھا میں نے کہا اس سے کروالیں۔ چنانچہ وہ جوتا اسے دے دیا گیا۔ مرمت کے بعد جو اس نے مانگا اس سے بہت زیادہ اسے دے دیا اسے تو کچھ نہ کہا تاہم جوتا ملاحظہ کرنے کے بعد مجھے فرمایا کہ اس نے مرمت اچھی نہیں کی، اس نے تو میرا چار سو روپے کا بوٹ خراب کر دیا ہے۔ میں نے پہلی دفعہ جوتے کی اتنی قیمت سنی تو حیران ہوا۔ ان دنوں بیس پچیس روپے کا اچھا بوٹ مل جاتا تھا اور ہم لوگ وہی پہنتے تھے۔ میں نے عرض کیا میاں صاحب آپ نے اتنا قیمتی جوتا کہاں سے خریدا ہے اور اس کی خوبی کیا ہے۔ فرمایا کہ میں نے یہ یورپ کے سفر کے دوران خریدا تھا اور اس کی کئی خوبیاں ہیں۔ پاکستانی جوتا سخت ہوتا ہے۔ پہننے کے بعد راس آنے میں کئی دن لگ جاتے ہیں اور بعض اوقات پاؤں زخمی ہو جاتے ہیں۔ لیکن یورپ کے یہ جوتے بڑے نرم اور آرام دہ ہوتے ہیں۔ پہلے دن سے ہی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جوتا دیر سے زیر استعمال ہے۔ پاؤں کو آرام دینے کے علاوہ بڑے پائیدار ہوتے ہیں اور کئی کئی سال تک چلتے ہیں۔ آپ کی باتوں سے مجھے معلوم ہوا کہ جوتوں کے بارہ میں بھی آپ کو بہت معلومات حاصل ہیں اور لطیف ذوق رکھتے ہیں۔ بعد میں پتہ چلا کہ آپ کے اس علم اور ذوق سے باٹا کمپنی کے ایک احمدی ملازم نے بہت فائدہ اٹھایا۔ احمدیہ ٹیریٹوریل فورس کے سلسلہ میں جب حضرت میاں صاحب بطور فوجی افسر انبالہ میں مقیم تھے تو اس وقت انبالہ کینٹ میں باٹا شو کمپنی کی دکان کے مینیجر ایک احمدی نوجوان مکرم احتجاج علی زبیری صاحب مقرر تھے۔ حضرت میاں صاحب فارغ وقت میں کبھی کبھی ان کی دکان پر تشریف لے جاتے اور کچھ دیر کے لئے وہاں بیٹھ جاتے۔ انہیں کام کرتے ہوئے دیکھتے اور مناسب ہدایات دیتے۔ آپ کی رہنمائی سے ان کی سیل چند ماہ میں کئی گنا بڑھ گئی۔ خصوصاً فوجی حلقہ میں وہ بہت زیادہ مقبول ہو گئے۔ اس کامیابی پر کمپنی نے انہیں مبارکباد کا تار دیا اور باٹا گزٹ میں ان کا فوٹو شائع کیا۔ ان کا بیان ہے کہ کمپنی نے مجھے ہوشیار مینیجر سمجھ کر کینوس کے مردانہ پمپ شو بھیج دیئے جو غالباً کہیں بکتے نہ تھے۔ ان کا سائز چھوٹا تھا۔ یہاں بھی ان کو کوئی خریدتا نہ تھا۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ میں پریشان ہو گیا کہ اس ناکامی کی وجہ سے میری کرکری ہو جائے گی۔ ایک دن میں نے اپنی اس پریشانی کا ذکر حضرت میاں صاحب سے کر دیا اور وہ جوتا بھی آپ کو دکھایا۔ کہتے ہیں کہ ہم یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک انگریز لڑکی آئی اور ٹینس شو مانگا۔ چونکہ یہ میرے پاس نہیں تھا میں نے معذرت کر دی۔ جب وہ واپس جانے لگی تو حضرت میاں صاحب نے اسے کہا کہ کل اسی وقت آ کر لے جانا۔ میں حیران کہ کل جب یہ آئے گی تو میں اسے کیا کہوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ پریشان کیوں ہوتے ہو ابھی جوتا تیار ہو جائے گا۔ آپ نے میرے موچی کو بلایا اور فرمایا کہ وہ چھوٹے سائز کے جوتے میرے پاس لے آؤ۔ موچی کینوس کے وہ مردانہ پمپ شو لے آیا تو آپ نے اسے ہدایت دی کہ اس پر نیلی گوٹ لگا دو اور اس کے ساتھ ہی ایک سفید فیتہ اور بٹن لگا دو۔ موچی نے آپ کی نگرانی میں فوراً ایسا کر دیا۔ اب وہ مردانہ جوتا نہ رہا بلکہ خوبصورت اور نفیس زنانہ ٹینس شو بن گیا۔ مکرم زبیری صاحب کہتے ہیں کہ اس مردانہ جوتے کی قیمت اس وقت بارہ آنے تھی جبکہ زنانہ ٹینس شو کی قیمت ایک روپیہ دو آنے تھی۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کل اس لڑکی سے جوتے کی قیمت ایک روپیہ دو آنے وصول کرنا۔ دوسرے دن وہ لڑکی آئی تو اسے جوتا پسند آیا وہ خوشی خوشی لے گئی۔ پھر دکان پر لڑکیوں کا تانتا بندھ گیا۔ وہ جوتا اتنا مقبول ہوا کہ دوسرے دکاندار بھی ہول سیل ریٹ پر ان سے خرید کر لے گئے اور تھوڑے دنوں میں وہ تمام سٹاک ختم ہو گیا۔ حضرت میاں صاحب نے اس موقع پر مکرم زبیری صاحب کو لطیف انداز میں دیانتداری کا سبق سکھایا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے چند دن بعد ایک روز حضرت میاں صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ وہ جو قیمت میں بارہ آنے اور ایک روپیہ دو آنے کا فرق تھا یعنی چھ آنے فی جوڑا وہ آپ نے کیا کیا۔ میں نے کہا کہ وہ رقم میں نے علیحدہ رکھی ہوئی ہے لیکن کمپنی کو ابھی تک نہیں بتایا۔ کمپنی کو بارہ آنے کے حساب سے رقم روانہ کر دی ہے۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا یہ دیانتداری کے خلاف ہے آپ تمام رقم فوراً کمپنی کو بھیج دیں اور تفصیل لکھ دیں کہ اس طرح پرانا سٹاک زیادہ قیمت پر فروخت کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے فوراً آپ کی اس نصیحت پر عمل کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ہفتہ کے اندر باٹا نگر کلکتہ سے ایک بڑا افسر ہمارے ہاں پہنچ گیا اور مجھ سے دریافت کہ کیا آپ ٹریننگ کے لئے چیکوسلواکیہ جانا پسند کریں گے؟ کمپنی تمہارے کام اور خصوصاً تمہاری ایمانداری سے بہت خوش ہے۔ اس دفعہ تمام مینیجروں میں کارکردگی کے لحاظ سے تم اوّل نمبر پر ہو، کمپنی نے ایک ہزار روپیہ تمہیں انعام دیا ہے جو تمہارے کھاتہ میں جمع ہو گیا ہے۔ مکرم زبیری صاحب بہت خوش تھے کہ میاں صاحب کی نصیحت کے مطابق دیانتداری کے نتیجہ میں اتنی جلدی انہیں ایسی مراعات حاصل ہو گئی ہیں جن کی وہ توقع بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں موقع ملتے ہی حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام قصہ انہیں سنایا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں جب کسی احمدی کو تجارت کرتے دیکھتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ وہ دیانتداری سے کام کرے۔ ترقی تو خود بخود ہو گی۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے تجارت کے پیشہ کو پسند فرمایا ہے کہ تجارت میں بڑا رزق ہے۔

مکرم محمد افضل متین صاحب

جانوروں اور پرندوں سے شفقت کے سبق آموز واقعات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت مبارکہ کی روشنی میں

جانوروں اور پرندوں سے شفقت اور رحم کا سلوک انسان کی انتہائی نرم دلی پر دلالت کرتا ہے۔ پس اس ضمن میں بھی خدا تعالیٰ کی اس مخلوق کا خیال رکھنا چاہئے نہ جانے انسان کس راہ سے بخشا جائے۔ ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس ضمن میں چند ایک واقعات پیش خدمت ہیں۔

جانوروں سے شفقت کا دلچسپ واقعہ:

مکرم احسان اللہ صاحب بیان کرتے ہیں۔

جب حضور بیمار تھے ان ایام میں وہاں ایک لومڑی آتی تھی۔ حضور نے دیکھا تو فرمایا کہ اس کا خیال رکھا کریں۔ چنانچہ حضور کے پر شفقت ارشاد کی تعمیل میں ہم اسے سالن اور روٹی ڈالتے تھے لیکن وہ اسے کھاتی نہیں تھی۔ ایک دن میں نے اسے کچا گوشت ڈالا۔ تو اس نے کھا لیا اس کے بعد ہم روزانہ اسے کچا گوشت ہی ڈالا کرتے تھے جسے وہ بڑے شوق سے کھا لیتی تھی۔ شفقت کا یہ سلسلہ مستقل طور پر جاری ہو گیا تو اسے دیکھ دیکھ کر چھ سات لومڑیوں وہاں آنا شروع ہو گئیں اور ہم انہیں باقاعدہ گوشت ڈالتے تھے اور حضور باقاعدگی کے ساتھ پوچھتے تھے کہ آج کتنی لومڑیاں آئی تھیں اور انہیں کتنا گوشت ڈالا تھا۔ میری اس لومڑیوں کو گوشت ڈالنے کی ترکیب پر حضور انور نے پیار سے میرا نام لومڑی سپیشلسٹ رکھ دیا چنانچہ وہ لومڑی جو نہایت کمزور تھی ان لازوال شفقتوں سے وافر حصہ پا کر بڑی موٹی تازی ہو گئی۔

(رسالہ خالد مارچ و اپریل 2004 صفحہ 317)

صبح کی سیر اور پرندوں کا کھانا:

محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن تحریر فرماتے ہیں:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا یہ معمول تھا کہ آپ نماز فجر کے بعد سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ چند احباب بھی آپ کے ہمراہ ہوتے۔ بالعموم آپ ومبلڈن کامن کے علاقہ میں سیر کو جایا کرتے وہاں ایک تالاب بھی ہے جس میں مرغابیاں اور بطخیں بھی ہوتی ہیں۔ حضور کا طریق تھا کہ آپ ان پرندوں کو اپنے دست مبارک سے روٹی ڈالا کرتے تھے۔ اس غرض سے ہر روز کافی تعداد میں ڈبل روٹیاں آپ کے ہمراہی اپنے ساتھ لے کر جاتے۔ روزانہ کے اس معمول کی وجہ سے یوں لگتا ہے کہ پرندے ہر صبح اس مبارک ضیافت کے لئے منتظر ہوتے تھے۔ جونہی حضور اور آپ کے ہمراہی تالاب کے قریب پہنچتے تو یہ پرندے ایک عجیب والہانہ انداز میں ہر طرف سے اڑ کر یا تیزی سے تیرتے ہوئے آپ کے اردگرد جمع ہو جاتے۔ کتنے خوش نصیب تھے وہ پرندے جن کو حضور کے بابرکت ہاتھوں سے محبت و شفقت کے ساتھ کھانا ملتا تھا۔ حضور سیر میں بہت باقاعدہ تھے اگر کسی روز بارش یا ناسازی کی وجہ سے مجبوراً سیر پر تشریف نہ لے جاتے تو آپ کی ہدایت ہوتی کہ کوئی نہ کوئی ضرور صبح کے وقت جا کر ان پرندوں کو ان کا کھانا ڈال کر آئے۔ اس میں ہرگز ناغہ نہ ہو۔ سفر پر جاتے وقت بھی آپ یہ ہدایت فرما جاتے کہ میری غیر حاضری میں ان پرندوں کو ان کا کھانا بلا ناغہ باقاعدگی سے ملتا رہے۔

(الفضل 27 دسمبر 2003 سالانہ نمبر ص 43)

کبوتر کا مشہور واقعہ:

مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب اپنی ایک تقریر میں حضور کا پرندوں سے شفقت کا ایک نہایت دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ

بیت الفضل لندن کے ایک مستقل رہائشی کبوتر کا واقعہ ہے کہ چند سال پہلے اکتوبر کی ایک شدید سرد شام کے وقت مکرم میجر محمود احمد صاحب کی طرف سے ایک فون موصول ہوا جس میں مجھے ایک عجیب وغریب کیس سے نپٹنے کے لئے بیت الفضل کے ویٹنگ روم میں پہنچنے کی تاکید کی گئی۔ میں حیران تھا کہ کس آدمی کی طرف ان کا اشارہ تھا۔ اس شش و پنج میں میں وہاں تک پہنچا تو کیا دیکھا کہ آدمی نہیں وہ تو ایک کبوتر تھا جو میرا انتظار کر رہا ہے میجر صاحب نے بتایا کہ اس کبوتر کو لنگر خانے اور بیت الفضل کے کچن کے برتنوں میں چھلانگ لگا کر بچی کھچی چیزیں کھانے کی عادت ہے۔ مگر اس مرتبہ اس نے بدقسمتی سے چھلانگ لگانے سے پہلے برتن میں نہیں دیکھا، جب کہ برتن صفائی کے لئے پانی اور تیل سے بھرا ہوا رکھا تھا۔ اس وجہ سے کبوتر بے چارہ تیل سے لت پت ہو گیا اور چونکہ اپنے پر خشک نہ کر سکتا تھا اس لئے اڑنے کے قابل نہ رہا اور اسی حالت میں گھسٹتے اور ٹھٹھرتے ہوئے حضور کے گھر کے دروازے تک پہنچا اور وہاں کونے میں بیٹھ کر کانپنے لگا۔

مغرب کی نماز سے واپس آتے ہوئے حضور نے اسے اچانک دیکھا اور میجر صاحب سے فرمایا کہ ابھی اس کا بندوبست کریں۔ میجر صاحب نے کہا کہ میں (جہانگیر۔ناقل) اس کی دیکھ بھال کروں اور ساتھ ہی مجھے یہ بھی بتا دیا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے اس کی رپورٹ بھی دینی ہے کہ اس کا کیا حال ہے۔

میں نے کبوتر کو تین مرتبہ شیمپو کیا تا کہ اس کے پروں سے تیل صاف ہو جائے اور پھر اس کو اچھی طرح خشک کیا۔ اس کے بعد اس کو میں نے تین دن کے لئے اپنے دفتر میں رکھا اور کھلایا پلایا۔ تین دن بعد جب اسے حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے دیکھتے ہی فرمایا ’’کیا یہ وہی کبوتر ہے؟ آپ نے تو اسے مکمل طور پر بدل دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ آج رات اسے فرنچ ملاقات پروگرام میں لے کر آئیں اور اس پر ایک مختصر ڈاکومنٹری بنائیں کہ اس کو کیا ہوا تھا اور کس طرح اس کی دیکھ بھال کی گئی ہے۔‘‘

چنانچہ اس رات فرنچ ملاقات پروگرام میں وہ خوش قسمت کبوتر Star Of The Show بن گیا۔ اس پروگرام میں حضور کو کبوتر کی ساری کہانی سنائی گئی اور کبوتر بھی دکھایا گیا اور بعد میں اسے آزاد کر دیا گیا۔

(رسالہ خالد مارچ 2004 صفحہ 147)

مرغابیاں بیت الفضل پہنچ گئیں:

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ حضور کسی وجہ سے دو تین روز سیر کے لئے تشریف نہ لے جا سکے اور غالباً ان پرندوں کے کھانے میں بھی کچھ ناغہ ہو گیا۔ حضور نماز فجر کے لئے تشریف لائے اور جب نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی رہائش گاہ کی طرف واپس جانے کے لئے بیت الفضل سے باہر نکل کر روانہ ہوئے تو آپ نے یہ محسوس کیا کہ بعض پرندوں کی آوازیں آ رہی ہیں۔ مڑ کر دیکھا تو بیت الذکر کے قریب لگے ہوئے پھولوں کے پودوں کے قریب کچھ مرغابیاں تھیں جو ایک عجیب کیفیت میں آوازیں نکال رہی تھیں۔ حضور کو دیکھتے ہی یہ مرغابیاں باہر نکل آئیں اور حضور کی طرف بڑھنے لگیں۔

حضور ان مرغابیوں کو دیکھ کر حیران ہوئے کہ کس طرح یہ یہاں آ گئی ہیں اور کس طرح انہیں حضور کی رہائش گاہ کا پتہ چل گیا ہے۔ ان کی بے قرار آوازوں کو سن کر حضور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ ان کو ان کی روٹیاں نہیں مل سکیں اسی لئے یہ اڑ کر خود یہاں آ گئی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابھی کچن کھول کر ان مرغابیوں کے لئے روٹیاں لائی جائیں چنانچہ فوری طور پر خدام نے کچن کھلوایا اور مرغابیوں کے حصہ کی روٹیاں لے کر آئے۔ اس میں چند منٹ لگ گئے اور اس سارے عرصہ میں یہ ساری مرغابیاں حضور کے اردگرد بڑی محبت اور مانوسیت سے گھومتی رہیں اور ایک خاص انداز میں آوازیں نکالتی رہیں۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا کہ ایسا لگتا تھا کہ یہ مرغابیاں اپنے محسن اور مہربان وجود کے قدموں میں آ کر بے حد خوش اور مطمئن اور منتظر ہیں کہ اب اس کے مقدس ہاتھوں سے روز کی طرح انہیں ان کا کھانا ملنے والا ہے۔ حضور بھی مرغابیوں کی اس کیفیت سے بہت متاثر تھے اتنی دیر میں روٹیاں آ گئیں اور حضور انور نے اپنے دست مبارک سے ان مرغابیوں کو ڈالنی شروع کیں دو تین دنوں کے وقفہ کے بعد اس مبارک ضیافت پر مرغابیوں کی حالت بھی دیکھنے والی تھی۔ مرغابیاں بڑی بے تابی کے ساتھ روٹیاں کھا جاتی تھیں اور حضور ان کو برابر روٹیاں ڈال رہے تھے سب خدام جن میں یہ عاجز بھی شامل تھا، کھڑے اس نظارہ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ پرندوں پر حضور کا یہ لطف و کرم اور پرندوں کا حضور کے ساتھ یہ والہانہ تعلق واقعی دیکھنے والا تھا۔ جب حضور نے سارا کھانا ان مرغابیوں کو دے دیا اور انہوں نے خوب پیٹ بھر کر کھا لیا تو اس کے بعد ایک اور واقعہ ہوا جس کو دیکھ کر تو سب ہمراہی حیرت میں ڈوب گئے ہوا یہ کہ حضور اس کے بعد اپنی رہائش گاہ کی طرف جانے لگے تو یہ مرغابیاں بھی حضور کے پیچھے پیچھے چل پڑیں۔ میں آج بھی سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے پرندوں کو محسن شناسی کی کیسی عمدہ خصلت عطا فرمائی ہے جو بعض اوقات انسانوں میں بھی نظر نہیں آتی۔

(روزنامہ الفضل سالانہ نمبر 27 دسمبر 2003 ص 43)

بہتر طریق سے دیکھ بھال:

جانوروں کے علاوہ حضور درختوں اور پودوں کے بارے میں بھی بہت حساس تھے۔ ایک مرتبہ ایک یورپی ملک کی مجلس عاملہ کو حضور نے فرمایا:

’’یہاں کے پھل دار درخت مجھے بتا رہے ہیں کہ ان کی مناسب نگہداشت نہیں کی جا رہی۔‘‘

اس کے بعد حضور انور نے ان کو عملی نصائح کیں کہ کس طرح آپ ان کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر طریق سے دیکھ بھال کر سکتے ہیں۔

(سیرت و سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ص 166,165)

مغربی دنیا کے لئے پیغام:

حضور نے ایک دفعہ فرمایا: مغربی دنیا میں آنحضور ﷺ کی جانوروں پر شفقت کے متعلق فولڈرز کثرت سے تقسیم کئے جائیں۔

(رسالہ خالد سیدنا طاہر نمبر مارچ اپریل صفحہ 149)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دل کی نرمی عطا فرمائے تا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی اس مخلوق کا خیال رکھنے والے ہوں اور ان سے پیار کرنے والے ہوں اور اپنے بچوں کی بھی اس لحاظ سے بہترین تربیت اور عمدہ نگرانی کرنے والے ہوں۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم اظہر مسعود احمد صاحب نیوز ایجنٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ نمود سحر صاحبہ دارالنصر غربی اقبال ربوہ کے نکاح کا اعلان محترم منظر احمد صاحب ابن مکرم مطاہر احمد صاحب لاہور سے مبلغ پانچ لاکھ روپے حق مہر پر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے 12 نومبر 2011ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ مکرمہ نمود سحر صاحبہ، مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب انجینئر مرحوم ابن حضرت چوہدری عبدالعزیز صاحب پٹواری اوجلوی رفیق حضرت مسیح موعود کے از رفقاء 313 کی پوتی ہیں۔ جبکہ مکرم منظر احمد صاحب، مکرم حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم کے پوتے اور والدہ کی طرف سے مکرم چوہدری احمد جان صاحب مرحوم سابق امیر راولپنڈی اور حضرت چوہدری عبدالعزیز صاحب پٹواری اوجلوی رفیق حضرت مسیح موعود کے از رفقاء 313 کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم مرزا بشارت احمد صدیقی صاحب سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم مرزا شکیل احمد صاحب مربی سلسلہ بیت الرحمٰن کراچی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 4 دسمبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام تنزیلہ شکیل عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مرزا محمد رفیق صاحب مرحوم آف شاہدرہ ٹاؤن لاہور اور حضرت مرزا سراج دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد شریف صاحب آف U.K کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے۔ خادمہ دین، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور احمدیت کیلئے روشن ستارہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اکبر آصف صاحب کیلگری کینیڈا تحریر کرتے ہیں

میری بیوی مکرمہ امۃ الرحمان صاحبہ مورخہ 11 نومبر 2011ء کو بعارضہ کینسر بقضائے الٰہی 61 سال کی عمر میں وفات پا کر خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ اسی روز بعد نماز جمعہ بیت النور کیلگری کینیڈا میں مکرم ناصر محمود بٹ صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ ٹورانٹو لے جایا گیا۔ جہاں بعد از نماز مغرب مکرم ہادی علی چوہدری صاحب استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مورخہ 14 نومبر کو ٹورانٹو میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم ملک لال خان صاحب امیر کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اور 2009ء کو عمرہ کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ اور جماعتی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ مرحومہ تہجد گزار تھیں اور قرآن اور کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ کا بہت لگاؤ تھا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم سہیل اقبال صاحب، مکرم سعید احمد صاحب کیلگری کینیڈا اور دو بیٹیاں مکرمہ امبر یاسمین صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب ٹورنٹو اور مکرمہ سعدیہ یاسمین صاحبہ اہلیہ شفیق احمد صاحب وینکوور یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور اپنی رضا کی جنت میں بلند درجہ اور پسماندگان کا صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر منیر احمد ملک صاحب صدر جماعت احمدیہ قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی محترم حنیف احمد ملک صاحب آف فرینکفرٹ جرمنی کی اہلیہ محترمہ عمیرہ ملک صاحبہ بقضائے الٰہی مورخہ 09 دسمبر 2011ء کو بعمر 54 سال ہارٹ اٹیک ہونے سے انتقال کر گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 9 دسمبر 2011ء کو بعد نماز جمعہ مکرم ذکاء اشرف صاحب مربی سلسلہ نے بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی میں پڑھائی۔ مرحومہ ہماری خالہ زاد بہن تھیں۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔ اپنوں اور عزیزوں میں بڑے پیار سے پیش آتی تھیں۔ قرآن اور سنت میں بیان تمام اخلاق حسنہ کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی ہمہ تن کوشش کرتیں۔ مرحومہ مخلص، نیک، احمدیت کی فدائی اور خلافت کے ساتھ محبت و عشق کا تعلق رکھنے والی تھیں۔ غیروں کی خوشی غمی میں باقاعدہ شامل ہوتیں۔ مہمانوں کی ہمیشہ بڑی توجہ سے مہمان نوازی کرتیں۔ آپ نے اپنے پیچھے خاوند کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ تینوں بیٹیاں شادی شدہ ہیں اور بیٹا ابھی پڑھ رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند کرتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دعائے نعم البدل

مکرم محمد ارشد کاتب صاحب سابق کارکن نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 4 نومبر 2011ء کو خاکسار کے بیٹے مکرم محمد اکبر جاوید صاحب اور بہو مکرمہ طاہرہ اکبر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا جو چند ساعت زندہ رہ کر وفات پا گیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور زچہ کو کامل صحت عطا فرمائے نیز نعم البدل عطا کرے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

مکرمہ تنویر الاسلام صاحبہ ترکہ
مکرم محمد حنیف قمر صاحب

مکرمہ تنویر الاسلام صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد حنیف قمر صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعات نمبر 41/10 محلہ دارالیمن برقبہ 1 کنال 3.6 مرلہ اور 19/1 محلہ دارالفضل برقبہ 3 کنال 19 مرلہ اور 260 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔ لہٰذا یہ قطعات درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیئے جائیں۔

تفصیل ورثاء:

1- مکرمہ تنویر الاسلام صاحبہ۔ بیٹی
2- مکرمہ امۃ الباری صاحبہ۔ بیٹی
3- مکرم ڈاکٹر شمس الاسلام صاحب۔ بیٹا
4- مکرمہ امۃ الرؤف مظہر صاحبہ۔ بیٹی
5- مکرمہ نجمہ انعام صاحبہ۔ بیٹی
6- مکرمہ امۃ الشافی بدر صاحبہ۔ بیٹی
7- مکرمہ نصرت محمود صاحبہ۔ بیٹی
8- مکرم فخر الاسلام صاحب۔ بیٹا
9- مکرم سیف الاسلام صاحب۔ بیٹا
10- مکرمہ شازیہ صاحبہ۔ بیٹی
11- مکرم نیر الاسلام صاحب۔ بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

حضرت ابو سعید عرب صاحب

16 دسمبر 1902ء کو ظہر کے وقت مولوی عبدالکریم صاحب نے جناب ابو سعید عرب صاحب تاجر برنج رنگون برما کے حالات حضرت مسیح موعود کو سنائے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ اول اول عرب صاحب ایک بڑے آزاد مشرب اور نیچریت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے پھر کتاب آئینہ کمالات اسلام کسی طرح ان کی نظر سے گزری تو اس نے اس سلسلہ کی طرف توجہ دلائی اور حقیقت ان پر منکشف ہوئی۔ حضور خود عرب صاحب سے ان کے حالات دریافت کرتے رہے اور پوچھا کہ آپ کتنے دن تک رہ سکتے ہیں۔ عرب صاحب نے بیان کیا کہ میں نے کلکتہ سے سیکنڈ کلاس کا واپسی کا ٹکٹ لیا ہے جس کی میعاد جنوری 1903ء تک ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

میری بڑی خوشی ہے کہ آپ اس دن تک ٹھہریں جب تک کہ ٹکٹ اجازت دیتا ہے۔

اس پر عرب صاحب نے بڑی نیازمندی سے عرض کی کہ کرایہ کی فکر نہیں میں زیادہ بھی ٹھہر سکتا ہوں۔ پھر عرب صاحب اپنی مذہبی زندگی کی کیفیت حضرت اقدس کو سناتے رہے کہ میں اس مشرب کا آدمی تھا کہ خدا کے وجود پر بھی ایمان نہ تھا یہی خیال تھا کہ کھانا ہے اور کمانا ہے۔ آئینہ کمالات اسلام نے آخر اس غلطی سے نجات دے کر حضور کی محبت کا تخم دل میں جمایا۔

(ملفوظات جلد 2 ص 578)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

تریاق اٹھراء
مرض اٹھراء کیلئے لاثانی اور مشہور عالم گولیاں
نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کر لیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔

(30/اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔ اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی
4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

ڈینٹل سرجری کی سہولتیں

مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج ومعالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions
مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔ دانتوں کی بھرائی مرض کی نوعیت کے مطابق کی جاتی ہے۔ یہ عارضی بھی ہوسکتی ہے اور مستقل بھی۔

☆Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کر کے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

☆Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد شاہد صاحب کارکن نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ماسٹر محمد انور صاحب مرحوم دارالفتوح شرقی ربوہ بیمار ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہے۔ لمبا عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب سے ان کی شفاء کاملہ وعاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

خبریں

این آر او فیصلے پر عملدرآمد کیوں نہیں ہوا؟

سپریم کورٹ نے جواب طلب کرلیا سپریم کورٹ نے این آر او عملدرآمد کیس میں ایک نیا حکم نامہ جاری کرتے ہوئے این آر او فیصلے پر اب تک کئے جانے والے اقدامات کے حوالے سے رپورٹ طلب کرلی۔ عدالت نے اٹارنی جنرل اور پراسیکیوٹر جنرل نیب کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ جبکہ صدر، وزیراعظم، چاروں صوبائی گورنرز، چیف سیکرٹریز، چاروں ہائی کورٹس کے رجسٹرار اور چیئرمین نیب سے نظرثانی اپیل مسترد کئے جانے کے بعد سے این آر او کیس کے فیصلے پر اب تک عملدرآمد کے حوالے سے کئے گئے اقدامات کی رپورٹ طلب کرلی۔

ایشیا میں گزشتہ برس خوراک کی قیمتوں میں سب سے زیادہ اضافہ پاکستان میں

ہوا ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ برس ایشیائی ممالک میں سے خوراک کی قیمتوں میں سب سے زیادہ اضافہ پاکستان میں ہوا۔ پاکستان میں یہ اضافہ 20 فیصد، بھارت میں 16، انڈونیشیا میں 15، سری لنکا میں 13، بنگلہ دیش میں 11، جبکہ چین میں 10 فیصد اضافہ ہوا۔

واشنگٹن میں دو ہیلی کاپٹر گر کر تباہ

امریکی دارالحکومت واشنگٹن کے جنوب مغربی علاقے میں دو او ایچ 58 سی جنگی ہیلی کاپٹر تربیتی مشن کے دوران گر کر تباہ ہو گئے جس کے نتیجہ میں 4 فوجی ہلاک ہوگئے۔

فرانس میں معمر افراد کے کیئر ہوم میں آگ بھڑک اٹھی

فرانس کے جنوبی ساحلی شہر مارسیلی میں معمر افراد کے کیئر ہوم میں اچانک نامعلوم وجوہات کی بناء پر آگ بھڑک اٹھی جس کے نتیجہ میں 6 افراد ہلاک ہوگئے۔

روس اور فرانس کے درمیان 17 سال بعد براہ راست ٹرین رابطہ بحال

روس اور فرانس کے درمیان سترہ سال بعد براہ راست ٹرین رابطہ بحال ہوگیا۔ تین ہزار ستتر کلو میٹر کا سفر طے کر کے پہلی براہ راست ٹرین ماسکو سے پیرس پہنچی تو مسافروں کا شاندار استقبال کیا گیا یہ سفر 37 گھنٹے میں مکمل ہوا۔ اس کے ٹکٹ کی قیمت 1200 یورو ہے۔ مسافروں کے مطابق یہ فضائی سفر سے زیادہ حسین، آرام دہ اور سستا سفر ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔ دسمبر

طلوع فجر	5:32
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	5:08

خواتین کے پیچیدہ، مردوں کے پوشیدہ نفسیاتی، جسمانی ذہنی امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0334-7801578

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان دارالفضل شرقی حلقہ بیت عزیز ربوہ برائے فروخت ہے۔ 11 مرلے رقبہ 2 بیڈ رومز ایک سٹور، کچن، پانی میٹھا، سوئی گیس کی سہولت موجود۔ مین روڈ کے بالمقابل واقع ہے۔
رابطہ کیلئے 0334-6300252 ▪ 0331-7789906

گرما گرم ورائٹی، ٹھنڈی ٹھار قیمت
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6212310

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، ویسٹکوٹ گرلز سوٹ
1 سال تا 38 سائز، لیڈیز کیلئے ٹراؤزر۔ بے شمار ورائٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
6214377

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-621883,0321-7709883

FR-10

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003